152504 ـ والدہ بغیر اجازت پیسے لے لیتی ہے

سوال

اللہ تعالی آپ کو اتنی اچھی ویب سائٹ قائم کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائے، میرے ذہن میں جو سوال بھی ابھرا مجھے اس کا آپ کی ویب سائٹ سے جواب ضرور ملا.
اس وقت میرا سوال والدہ کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق ہے، میری عمر تقریبا بیس برس سے زائد ہے اور ہم پانچ بھائی ہیں سب ایك ہی گھر میں والدہ کے ساتھ رہائش پذیر ہیں، دس برس گیارہ برس قبل ہمارے والد صاحب فوت ہوئے تو ہماری والدہ نے ہمارے سارے تعلیمی اور معاشی اخراجات خود اٹھائے اور اس طرح ہم نے گریجویشن کر لیا. اللہ کے فضل و کرم سے گھر کے سارے اخراجات اور بھائیوں کے اخراجات بھی میں برداشت کرتا ہوں، لیکن درج ذیل دو اشیاء کے بارہ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں:
اول:
ایك بار بہت بڑی رقم جو میں نے جمع کر رکھی تھی میری والدہ نے خرچ کر لی کیونکہ میرے ماموں کی مالی حالت بہت تنگ تھی تو والدہ نے وہاں رقم خرچ کر دی تو اس وقت میں بہت ناراض ہوا کہ والدہ نے مجھے بتائے بغیر میرے پیسے وہاں صرف کر دیے.
لیکن میں نے ناراضگی کے متعلق والدہ کو نہیں بتایا اور اس رقم کے متعلق میں نے والدہ سے کوئی باز پرس بھی نہیں، گویا کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو.
لیکن اس کے کئی ماہ بعد میری بڑی بہن کو آپریش کی بنا پر بہت زیادہ مالی تنگی سے گزرنا پڑا، تو اس وقت بھی والدہ نے پہلا جیسا عمل ہی کیا، اور جو رقم میں نے دوبارہ جمع کی تھی وہ بھی مجھے بتائے بغیر وہاں خرچ کر دی. میں نے سوچا کہ مجھے اس سلسلہ میں خاموش نہیں رہنا چاہیے بلکہ بات چیت کرنی چاہیے تاکہ پھر دوبارہ ایسا نہ ہو، میں نے بات کی تو والدہ نے کہا آپ کی بہن کو پیسوں کی ضرورت تھی تو میں نے اسے دے دیے اور تجھے بتانا بھول گئی تو میں نے والدہ سے کہا کہ میرے علم کے بغیر آپ میرے پیسے خرچ مت کیا کریں، تو والدہ نے خاموشی اختیار کر لی لیکن مجھے بعد میں محسوس ہوا کہ والدہ کے ساتھ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا.
میرا سوال یہ ہے کہ آیا میری والدہ کو میرے مال میں میرے علم کے بغیر تصرف کا حق حاصل ہے ؟
میں نے یہ بات صرف اس لیے کی کہ دوبارہ ایسا نہ کیا جائے، کیا میرا یہ عمل اور والدہ کو کہنا غلط تو نہیں تھا ؟
دوم:
دوسرا سوال اوپر بیان کردہ معلومات اور نیت کے متعلق ہے: میں نے نیت کر رکھی تھی کہ گھر کے سارے اخراجات اور بھائیوں کا خرچ اللہ کے لیے میں خود ہی برداشت کرونگا، تاکہ والدہ سے صلہ رحمی اور حسن سلوك کر سکوں، اکثر اوقات میرے اور والدہ کے مابین کسی چیز میں بہت زیادہ اختلافات ہو جاتے ہیں، ان اختلافات کے بعد مجھے شیطانی وسوسہ سا ہوتا ہے کہ تمہاری نیت خالص اللہ کے لیے نہ تھی، اور خاص کر جب یہ اختلافات پیسوں اور

خرچ کرنے کے طریقہ کے بارہ میں ہوتے ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری نیت میں فتور تو نہیں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں اپنی نیت کو کیسے کنٹرول کر سکتا ہوں تا کہ شیطانی وسوسوں سے بچ کر خالصتا اللہ کے لیے نیت رکھوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

والدہ سے حسن سلوك اور بھائیوں کا خیال کرنے اور ان کے اخراجات برداشت کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اگر آپ اس میں اچھی نیت رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کو بہت عظیم اجروثواب حاصل ہوگا.

دوم:

والدین کے لیے حسب ضرورت اپنی اولاد کا مال لینا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں بیٹے کو کوئی نقصان اور ضرر نہ ہوتا ہو، اور بیٹے کی ضرورت و مصلحت نہ جاتی رہے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9594) کے جواب کا مطالعہ کریں.

کیونکہ ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا:

" میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اور تیرا مال تو تیرے والد کا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2292).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم ان کے اموال میں سے کھاؤ "

امام احمد رحمہ اللہ سے ایك ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کا مال صدقہ کر دیا کرتی تھی تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسے بیٹے کی اجازت سے صدقہ کرنا چاہیے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (45 / 203).

والدین کو یہ حق نہیں کہ ایك بیٹے مال لے کر کسی دوسرے بیٹے کو دے دیں.

اس بنا پر والدہ کو چاہیے تھا کہ جب وہ اپنے ضرورتمند بھائی یا اپنی محتاج بیٹی کو اپنے بیٹے کی رقم اور مال دینے لگی تھی تو بیٹے سے پوچھ لیتی، اور بیٹے کو چاہیے تھا کہ اجازت مانگنے کی صورت میں وہ حسب استطاعت والدہ کو اجازت دیتا، کیونکہ والدہ کی ضرورت و رغبت بیٹے کے مال سے متعلق ہے، اور خاص کر جب یہ ضروری حاجت کے متعلق ہو اور کسی رشتہ دار سے مخصوص ہو.

اور آپ کی بہن کے لیے تو اور بھی تاکیدی اور یقینی امر ہوگا کہ آپ نے اپنے بہن بھائیوں اور والدہ کے اخراجات کی ذمہ داری لے رکھی ہے، یہ سب کچھ آپ کی جانب سے والدہ کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کی تکمیل ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ بھی والدہ اور بہن بھائیوں سے صلہ رحمی کرنے والوں میں سے ہیں.

آپ کا اپنی والدہ کو کہنا کہ: میرے علم کے بغیر میرا مال صرف مت کرنا "

اس کلام میں شدت اور سختی پائی جاتی ہے، کہ آپ نے والدہ کو سختی سے مخاطب کیا ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملہ پر متنبہ رہتے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ تم دونوں (والدین) کو اف بھی نہ کہو، اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ مت کرو، بلکہ انہیں نرم اور اچھی بات کہو الاسراء (23).

سوم:

رہا مسئلہ اللہ کے لیے اخلاص نیت کا تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے اس کے لیے مستقل طور پر نفس اور شیطان کے خلاف جدوجھد کی ضرورت ہے، کہ آپ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس میں اخلاص نیت کے لیے نفس اور شیطان کے خلاف جھاد جاری رکھیں، اور اس میں اچھی ني ترکھا کریں، اور آپ شیطانی اور نفسانی وسوسوں کی جانب التفات بھی نہ کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے اخلاص نیت اور وسوسوں کے علاج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" آپ اپنے آپ کو اللہ کا مطیع کرنے اور اپنے دل کی نیت خالص رکھنے کی کوشش کریں، اور اپنے عمل میں اللہ سبحانہ و تعالی کی رضامندی کے حصول کا مقصد رکھیں کہ اللہ تعالی تمہیں اس کا اجروثواب عطا فرمائیگا، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دار آخرت کی امید رکھتے ہوئے اپنے وسوسوں کو ترك کر دیں، اور شیطانی چال کو اپنے سے دور کریں، کیونکہ شیطان تو آپ کی راحت و سکون کو شکوك و شبہات سے بھرنا چاہتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 207).

واللہ اعلم .